ہوالکل — یامعین

۷۸۶

ہندوستان بھر میں تمام اہل سنت جماعت کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷/۱۴/۲۱/۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے!

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

اخبار

ہفتہ وار الفقیہ

امرتسر — پنجاب

صد مقاصد — عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً خدمات کرنا
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کی حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) روساء عظام سے سالانہ چندہ للعہ
(۵) عام خریداران ؏
(۶) ششماہی ؏
(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے یا وی پی کی اجازت
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیجائے گی
(۳) نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا
(۴) کوئی مضمون خبر تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام پورا پتہ درج نہ ہوگا وہ درج نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوشخط اور صاف ہوں
(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر "الفقیہ" و "راعین میگزین" امرتسر ہونی چاہیئے۔

جلد (۱) مطبوعہ ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۳۴۳ ہجری مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء یوم شنبہ نمبر (۱۰)

دعائے صحت

قبلہ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اخگر شیر اسلام کی صحت تاحال ٹھیک نہیں مگر سابقہ کی نسبت آرام ہے۔ کھانسی کی سخت شکایت ہے۔ اور دو قدم چلنے پر سانس چڑھ جاتا ہے۔ ناظرین صحت کلی کیلیے خلوص دل سے دعا فرماویں۔ (ایڈیٹر)

یاران طریقت کو اطلاع

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا حافظ حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری آجکل علاقہ گجرات میں رونق افروز ہیں۔ آپ گجرات کا دورہ فرماتے ہوئے مرادآباد میں بغرض شرکت اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس تشریف شریف لے جائیں گے۔

اکیسواں (۲۱) شاندار جلسہ سالانہ

دارالعلوم اہل سنت و جماعت منظر اسلام بریلی
مشاہیر علما و مشائخ

التوائے اشاعت آئندہ

۲۱ - مارچ کا "الفقیہ" شائع نہ ہوگا

نیاز مند مورخہ ۱۵ مارچ ۲۵ء کو مرادآباد بارادہ شرکت جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس امرتسر سے روانہ ہوگا اور واپسی غالباً انشاءاللہ ۲۱ مارچ کو ہوگی۔ اسلئے ۲۱ مارچ کا اخبار کسی صورت میں شائع نہیں ہوسکتا۔ ناظرین ۲۸ مارچ کے پرچہ کا انتظار کریں۔ (ایڈیٹر)

اہل سنت کا بابرکت اجتماع مسجد بی بی جی صاحبہ میں بتاریخ ۲۴-۲۵ شعبان روز جمعہ۔ شنبہ صبح شام ہوگا۔

(اراکین انتظامی دارالعلوم)

نجدیوں اور حجازیوں میں سخت جنگ

الاہرام کو جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ نزلہ پر حجازیوں اور نجدیوں کی ایک سخت ہوئی حجازی فوج کے افسر شریف عبدالکریم تھے جو ایک روز محصور رہے۔ ایک سخت جنگ کے بعد نجدی نزلہ سے دغامہ کیطرف ہٹ گئی۔ شریف عبدالکریم کہتے ہیں کہ اس قصبہ کی گلیاں مقتولوں کے اعضاء سے بھری ہوئی ہیں۔ ایک سو نجدی اس قریہ میں مارے گئے۔ حجازی طیاروں نے بم بھی پھینکے۔

(کون ہے جو اس اسلامی خون کو روکے)

قادیانی اعتراض کا جواب

(الفضل ۲۷/۳ میں عبدالغفور مولوی فاضل کی غلطی)

حدیث لا نبی بعدی جسکو مسلم ابوداؤد ترمذی نے روایت کیا۔ اسکی تشریح کرتے ہوئے آیات قرآن مجید کی منگھڑت تفسیر۔

پہلی آیت سورہ سجدہ کی آیت ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون کا ترجمہ (تا کہ تو ڈرائے تو ایسی قوم کو جنکے پاس تجھ سے پیشتر کوئی نبی نہیں آیا تا کہ وہ ہدایت پاویں) کرکے تفسیر بالرائے مخالف سلف صالحین کے کرتے ہیں۔ کہ قبل کا لفظ عام ہے اور جب قبل کا لفظ کسی حد تک محدود نہ کیا جائے تو زیادہ نہیں تو کم از کم آدم علیہ السلام کے زمانہ تک تو ضرور جانا چاہئے۔ کیونکہ جب لا نبی بعدی میں بعد کا لفظ قیامت تک کہا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ قبل کا لفظ آدم علیہ السلام کے زمانے تک اپنے اندر عمومیت نہ رکھے۔

دوسری آیت۔ سورہ یس کی لتنذر قوما ما انذر آباءھم الایۃ کا ترجمہ (تا کہ ڈرا دے تو ایسی قوم کو جن کے آباؤ اجداد بھی نہیں ڈرائے گئے) کرکے آباؤ اجداد سے آدم علیہ السلام کے زمانہ تک مراد لیتے ہیں۔ اور یوں تقریر کرتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی کلام میں فرماتا ہے کہ ہم نے اے محمد تجھ سے پہلے آدم علیہ السلام تک کوئی نبی نہیں بھیجا۔

اب اگر کہو کہ کوئی نبی نہیں آیا تو یہ واقع کے خلاف ہے کیونکہ ہزاروں انبیاء آئے ہیں تو جسطرح ما اتاھم من نذیر اور ما انذر آباءھم کی نفی کے ہوتے انبیاء کرام آتے رہے۔ اسیطرح لا نبی بعدی کے ہوتے بھی انبیاء کا آنا ممکن ہے۔ انتہی خلاصہ تقریر الفضل

جواب الملہم للصواب بڑی غلطی فرقہائے باطلہ اہل غیر خصوصاً جماعت مرزائیہ میں یہ ہے۔ کہ اپنی مرضی کے مطابق ترجمہ و تفسیر و تاویلات فاسدہ کرکے اپنے مطلب کی تائید کرتے ہیں جو کہ الحاد اور گناہ کبیرہ ہے۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ... میں بسند صحیح روایت ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ فی النار (ترجمہ) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنی رائے کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر کرے تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیوے۔

قرآن کریم و حدیث شریف سے استخراج مسائل خیر القرون سلف صالحین کے طریقے پر کریں۔ ایسے اختلافات و تناقض پیدا نہیں ہوتے۔

تفسیر آیۃ اول سنئے صاحب! آیۃ سورہ سجدہ لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون کی تفسیر ابن جریر طبری پارہ ۲۱ صفحہ ۵۹ میں فرماتے ہیں یقول لتنذر ھؤلاء القوم الذین ارسلک ربک یا محمد الیھم وھم قوم من قریش یعنی نہیں آیا کوئی ڈرانیوالا اس قوم کے پاس جنکی طرف آپکو رسول بنا کر اللہ نے بھیجا اور وہ آپکی قوم قریش ہے مراد ہے۔ حدثنا بشر حدثنا یزید قال حدثنا سعید عن قتادۃ لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک قال کانوا امۃ امیۃ لم یأتھم نذیر قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا انتہی کلام الطبری۔ اور معالم التنزیل ج ۳ صفحہ ۱۳۶ میں بھی اسیطرح مذکور ہے بلکہ یہ بھی روایت ہے وقال ابن عباس و مقاتل ذلک فی الفترۃ التی کانت بین عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ابن عباس اور مقاتل فرماتے ہیں کہ اس سے وہ زمانہ مراد ہے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان فترۃ کا زمانہ تھا۔ اسیطرح فتح البیان صفحہ ۳۸ ج ۷ و خازن ج ۳ صفحہ ۴۷۵ و نیشاپوری ج ۲۰ صفحہ ۵۵ میں مذکور ہے۔

(تفسیر آیۃ دوم) دوسری آیت سورہ یس میں لتنذر قوما ما انذر آباءھم کی تفسیر جلالین صفحہ ۳۶۶ میں ہے۔ ای لم ینذر آباؤھم فی زمن الفترۃ (ترجمہ) یعنی وہ فترت کے زمانہ میں نہیں ڈرائے گئے اور کمالین صفحہ ۳۶۶ میں فرماتے ہیں لم ینذروا فی زمن الفترۃ یشیر الی ان ما نافیۃ ای لتنذر قوما غیر منذر آباءھم والمراد آباءھم الاقربین دون الابعدین فان اسمعیل انذرھم وبلغھم شریعۃ ابراہیم (ترجمہ) یعنی وہ فترت کے زمانہ میں نہیں ڈرائے گئے اسمیں اشارہ ہے کہ ما نافیہ ہے تا کہ ڈرائے تو ایسی قوم کو جنکے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے۔ اور مراد اس سے ان کے آباء اقرب یعنے نزدیک کے ہیں نہ کہ باپ دادا زمانہ بعید کے کیونکہ انکو تو اسمعیل علیہ السلام نے ڈرایا تھا۔ اور شریعت ابراہیمی کی تبلیغ کی تھی۔ اسیطرح فتح البیان ج ۷ صفحہ ... میں مذکور ہے۔ اور مدارک صفحہ ... میں ہے ما نافیۃ او موصولۃ او مصدریۃ یعنی ما نافیہ ہے یا موصولہ یا مصدریہ۔ معالم التنزیل ج ۳ صفحہ ۱۴۳ میں ہے وقیل ما بمعنے الذی ای لتنذر قوما بالذی انذر آباءھم یعنی ما موصولہ بمعنے الذی ہے تا کہ ڈرا دے تو قوم کو ساتھ اس طریق کے کہ ان کے آباؤ اجداد ڈرائے گئے تھے۔ اسیطرح نیشاپوری ج ۲۲ صفحہ ۵ و خازن ج ۳ صفحہ ... میں ہے۔ مذکورہ بالا تفاسیر سے ثابت ہوگیا کہ اگر ما نافیہ بنایا جاوے تو نفی انبیاء کی آدم علیہ السلام کے زمانہ تک ممتد نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ فترت اور آباء اقرب تک محدود ہے۔

نیز واضح ہو کہ جسطرح ہر دو آیات میں علیہ الصلوۃ والسلام کے پہلے انبیاء نہ آنیکی خبر دی ہے دوسری آیت میں ولقد ارسلنا موسیٰ بآیاتنا اور ارسلنا نوحا الی قومہ۔ والی عاد اخاھم ھودا والی ثمود اخاھم صالحا والی مدین اخاھم شعیبا اور ابراہیم علیہ السلام کے حق میں واذکر فی الکتاب ابراہیم انہ کان صدیقا نبیا اور اسمعیل علیہ السلام کو رسولا نبیا وغیرہ ذلک۔ اور خصوصاً وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر ولکل امۃ رسول اور ولقد آتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل عموماً اپنی کلام میں فرماکر حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے انبیاء کا ثبوت دیا ہے اور نبوت کی نفی کو آدم علیہ السلام کے زمانہ تک ممتد نہیں ہونے دیا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کے متعلق قرآن کریم میں خاتم النبیین فرما دیا۔ اور حدیث صحیح میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے لا نبی بعدی فرما کر سوائے عیسیٰ ابن مریم گذشتہ نبی کے نزول کے امکان نبوت کا عموماً و خصوصاً ذکر نہیں فرمایا اگر ممکن ہوتا تو کسی آیت یا حدیث میں اسود عنسی و مسیلمہ کذاب و مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ کی نبوت کا خصوصاً یا دروازہ نبوت کشادہ ہونیکا عموماً ذکر فرماتے تھے۔ اذ لیس فلیس۔

ہاں البتہ ایسے مذکورہ بالا اسود عنسی جیسوں کا حدیث صحیح میں کذابون دجالون مدعیان نبوت کی فہرست میں ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ قبل سے مراد آباء اقرب فترت کا زمانہ ہے مطابق طریق سلف صالحین کے نہ کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ تک کیونکہ قرآن مجید اختلاف سے پاک ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

جواب الجواب بر تعاقب سیالکوٹی

(گذشتہ سے پیوستہ)

کیوں مولوی صاحب! اب آپ ہی اپنے ایمان سے فرمایئے کہ اس موقعہ پر آپ شعبہ عن فلان میں ہے۔ یا علم فقہ میں آپکا جھگڑا صرف عن علقمہ کی زیادتی میں ہے۔ سو عن کے علم میں آپ کے مصنف نے شعبہ کو قوی بنایا ہے۔ ہذا نتیجہ آپ کی شرطوں سے یہ ہوا کہ عن علقمہ کی زیادتی شعبہ کی روایت میں صحیح ہے۔ وہو المطلوب۔

اب اگر آپ کے دل میں یہ شبہ ہو کہ قول یعنی (اخذت بقول سفیان) کس مصرف کا ہے، تو نہایت ادب سے گذارش ہے کہ چونکہ خود ہی انہوں نے فرمایا ہے کہ سفیان فقہ کے علم میں بڑے لائق تھے۔ لیکن شعبہ احادیث کے اسناد میں احفظ تھے۔ اسلئے مطالب احادیث میں جب شعبہ سفیان کا مخالف ہوتا تھا۔ تو سفیان چونکہ فقیہ تھے ہذا ان کے قول کو ترجیح دیتے تھے۔ یہ بھی واقعی ہی صحیح۔ کیونکہ مخصوص لگا کر تو ہر شخص یاد کر لیتا ہے۔ لیکن مطالب کا اخذ کرنا یا ترجمۃ الباب کا لکھنا کارے دارد ہوتا ہے سنیئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جس کا ورد شام ورد شام وسحر آپکی زبان پر ہے کا حال سناتا ہوں چنانچہ آپ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

(۱) باب فضل صلوٰۃ الفجر۔ یعنی یہ باب ہے بیچ زیادتی ثواب نماز فجر کے اور ذکر کرتے ہیں۔

حدیث عن ابی موسیٰ الاشعری قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوٰۃ ابعدہم فابعدہم ممشیٰ والذی ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیہا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام (ترجمہ) یعنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہترین آدمیوں کے از روئے ثواب کے وہ نمازی ہیں۔ کہ جو دور سے چل کر مسجد میں آتے ہیں۔ اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے اس امر کی کہ امام کیساتھ نماز پڑھے۔ وہ بہت زیادہ ثواب میں ہے۔ ایسے شخص سے جو پڑھتا ہے اور سو رہتا ہے۔

(۲) باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان فی البیوت والقریٰ (ترجمہ) یعنی یہ باب اس بیان میں ہے جس شخص سے نماز عید فوت ہو جائے وہ دو رکعت نفل پڑھے۔ اور اسی طرح عورتیں اور وہ کوئی جو گھر اور بستی میں ہو۔

عن عایشہ رضی اللہ عنہا ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان والنبی صلے اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعہما یا ابوبکر فانہا ایام عید وتلک الایام ایام منی۔

(ترجمہ) یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تحقیق حضرت ابو بکر عید کے روز میرے گھر میں آئے اور دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے تھے۔ پس حضرت ابو بکر نے انکو منع کیا اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا۔ اے ابوبکر ان کو چھوڑ دے پس تحقیق یہ دن عید کا ہے ہمارے دنوں میں سے۔

(۳) باب فی کم تقصر الصلوٰۃ (باب اس بیان میں کہ کتنے روز کے سفر میں نماز قصر کرنی چاہیئے)

حدیث:۔ عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المراۃ ثلثۃ ایام الا مع ذی محرم۔

(ترجمہ) یعنی ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین روز کا سفر بغیر ہمراہی ذی محرم کے نہ کرے۔

نتیجہ۔ نمبر اول میں باب باندھتے ہیں نماز فجر کی فضیلت میں مگر حدیث سے بالکل مطلب نہیں نکلتا۔ بلکہ یہ نکلتا ہے کہ جو شخص نماز پڑھکر سو رہتا ہے۔ اس سے امام کے ساتھ پڑھنے والا بہتر ہے گویا کہ نماز عشاء کا ذکر ہے نہ کہ فجر کا۔

نمبر دوم میں آپ باب باندھتے ہیں کہ جو شخص عید کی نماز نہ پڑھ سکے وہ دو رکعت نفل پڑھ لیوے اور اسی طرح عورتیں اور گاؤں والے کریں۔ لیکن جو حدیث بیان فرماتے ہیں۔ اس میں ذکر ہے۔ کہ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ اور ابو بکر کے بند کرنے پر آپ نے اجازت دیدی۔

نمبر سوم۔ میں آپ باب باندھتے ہیں کہ کب نماز قصر کرنی چاہیئے۔ لیکن حدیث لاتے ہیں جس کا مطلب ہے۔ کہ عورت بغیر ذی محرم کے تین دن کا سفر نہ کرے۔

کیوں صاحب! اب تو شاید سمجھ میں آگیا ہو کہ صاحب الباب کس کو کہتے ہیں۔ لیجئے اعلم بالرجال کا بھی حال سن لو۔ تقریب التہذیب صہ۱۹۹ ترجمہ شعبہ میں ہے:۔

کان الثوری یقول ہو امیر المومنین فی الحدیث وہو اول من فتش بالعراق عن الرجال وذب عن السنۃ۔ یعنے کہا حافظ ابن حجر نے کہ کہتے تھے ثوری وہ تو امیر المومنین ہے حدیث میں اور وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے پڑتال کی عراق میں دجال کی اور عیب دور کیا سنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے"۔

یعنی جو لوگ من کذب علیّ متعمداً فلیتبوا مقعدہٗ من النار کے مصداق ہیں۔ ان سے حدیث نہ لی جائے۔ پس شعبہ نے ان کا حال معلوم کرکے ان سے روایات کو ترک کر دیا۔ تاکہ موضوع وضعیف احادیث کا خاتمہ ہو جائے۔ اور اسی پر مسلم بن حجاج نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں زور دیا ہے اور ان لوگوں پر افسوس کیا ہے۔ جو کہ کسی راوی کو ضعیف کہتے ہیں۔ پھر ان سے حدیث لیتے ہیں۔ چنانچہ امام المحدثین بخاری شریف میں حدیث لاتے ہیں۔ (عن محمد یوسف ثنا ورقاء عن ابی یحییٰ عن مجاہد قال ثنی عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحدیث باب النلک شاۃ۔ لیکن امام ذہبی میزان الاعتدال جلد ۱ صہ۱۳۲ میں فرماتے ہیں:۔ ایوب بن عایذ الکوفی عن الشعبی وعنہ

جریر بن عبد الحمید والمحاربی وآخرون وثقہ ابو حاتم واما ابو ذرعا نسرحاتم۔ فی کتاب الضعفا وکان من المعجبۃ قال لہ البخاری وداود فی الضعفا لا رجائہ والعجب من البخاری یغمزہ وقد احتج بہ۔

یعنی امام ذہبی تعجب کرتے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر کہ خود ایوب کو ضعفا میں ذکر کرتے ہیں اور ضعیف کہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان سے روایت نقل کرتے ہیں۔

دیکھا مودی صاحب! امام بخاری علیہ الرحمۃ نے چھ لاکھ حدیث تو یاد کر لیں لیکن علم ابواب وعلم الرجال میں کیسا چکر کھایا۔ ہم مانتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ بڑے حافظ تھے مگر حافظ کچھ اور چیز ہے۔ اور فقاہت کچھ اور چیز ہے۔ اسیطرح ثوری فقاہت میں شعبہ سے لائق تھے۔ مگر حافظ میں شعبہ اعلم تھے۔ دیکھئے ثوری کی ایک روایت کے مرفوع کرنے میں آپ اعتراض کرتے ہیں۔

ابوداود والمجتبائی باب السلام۔ ھذا لفظ الحدیث سفیان وشعبۃ کان ینکر ھذا الحدیث حدیث ابی اسحق ان یکون مرفوعاً۔

یعنی حدیث ابی اسحق کے مرفوع ہونے پر امام شعبہ نے انکار کیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ امام ثوری کا صاحب ابواب ہونا شعبہ کے لئے مضر نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں تو بحث عن علقمہ یعنی سند میں ہے۔ باب میں نہیں۔ ہاں اگر باب میں اختلاف ہو۔ تو قول ثوری معتبر ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ عن علقمہ کی زیادتی صحیح ہے۔

۲۔ اخذت بقول سفیان کو ترک کر دیا۔

مودی صاحب! اخذت بقول سفیان نہ آپکو مفید اور نہ ہم کو مضر ہے۔ کیونکہ ہم خود تسلیم کرتے ہیں لیجئے بغور ملاحظہ کریں۔ امام ترمذی علل میں لاتے ہیں۔

ترمذی علل صفحہ ۲۹۱۔ سمعت یحیی بن سعید یقول لیس احد احب الی من شعبۃ ولا یعدلہ احد عندی واذا خالفہ سفین اخذت بقول سفیان قال علی قلت یحیی ایھما کان احفظ للاحادیث الطوال سفین او شعبۃ قال کان شعبۃ امر فیھا قال یحیی بن سعید وکان شعبۃ اعلم بالرجال فلان عن فلان وکان سفیان صاحب الابواب۔

اخذت بقول سفیان سے یہ مراد ہے۔ کہ فقہ کے علم میں امام ثوری کا قول معتبر ہے۔ چنانچہ آپ تشریح کرتے ہیں۔ کان الشعبۃ اعلم بالرجال عن فلان عن فلان اور سفیان ابواب کے مالک تھے (باب کی حقیقت آپ پر ظاہر کر چکا ہوں) لیکن حضرت یہاں تو جھگڑا عن علقمہ کا ہے۔ چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قول یحیٰی ہی فیصلہ کن ہے اور یحیٰی نے صاف فرمایا ہے۔ کہ عن عن کے علم میں شعبہ ثوری سے بڑھ کر تھے۔ پس ثابت ہوا کہ عن علقمہ کی زیادتی شعبہ کی صحیح ہوگی۔

نیز دیکھئے محدثین نے فیصلہ کیا ہے۔

(۱) قال یحیی بن سعید وکان شعبۃ اعلم بالرجال فلان عن فلان وکان سفیان صاحب الابواب۔ یعنے شعبہ علم عن عن میں سفیان سے لائق تھے۔

(۲) تہذیب التہذیب۔ قال ابو طالب عن احمد شعبۃ احسن حدیثا من الثوری لم یکن فی زمن شعبۃ مثلہ فی الحدیث ولا احسن حدیثا منہ۔ یعنے امام احمدؒ نے فرمایا کہ شعبہ امام ثوری سے علم حدیث میں بہت لائق تھے۔ شعبہ کے زمانے میں علم حدیث میں نہ کوئی آپکے برابر تھا۔ نہ آپسے کوئی لائق تھا۔

(۳) وروی عن ثلاثین رجلا من اہل الکوفۃ لم یروعنھم سفیان۔ تہذیب التہذیب یعنے تین اہل علم کوفیوں سے شعبہ نے روایت کی جن سے سفیان محروم رہے۔

(۴) قال لنا ابو سائب الان رجل من اہل واسط ھو فارس فی الحدیث فخذ وعنہ یعنی کہا ہمارے لئے ابو سائب نے کہ اہل واسط میں سے ایسے شخص ہونگے جو علم حدیث میں تجربے کامل ہوں گے۔ پس ان سے حدیث پکڑو (امام شعبہ اہل واسطہ سے تھے)

(۵) ترمذی۔ قال ابو داؤد طیالسی قال لی حماد بن سلمۃ ان اردت الحدیث فالزم شعبۃ۔ یعنی کہا حماد بن سلمہ نے کہ جس وقت ارادہ کرے تو حدیث کا تو لازم پکڑ اوپر اپنے شعبہ کی روایت ضروری جان۔

(۶) ترمذی بہ سمعت سفیان یقول شعبۃ امیر المومنین فی الحدیث یعنے سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ شعبہ علم حدیث میں مومنین کے سردار ہیں۔

(۷) ترمذی قال سمعت حماد بن زید یقول ما خالفنی شعبۃ فی شئ الا ترکتہ یعنے حماد بن زید فرماتے تھے کہ جس بات میں شعبہ نے میری مخالفت کی میں اس کو ہی چھوڑ دیا۔

(۸) عن ابوداؤد قال قال شعبۃ ما رویت من رجل حدیث واحد الا اتیتہ اکثر من مرۃ والذی رویت عنہ عشرۃ احادیث اتیتہ اکثر من عشرۃ والذی رویت عنہ خمیس حدیث اتیتہ اکثر من خمیس مرۃ والذی رویت عنہ مائتہ اتیتہ اکثر من مائتہ مرۃ الا حیان الکوفی فانی سمعت منہ ھذہ الاحادیث ثم عدت الیہ فوجدتہ قد مات۔

یعنی فرمایا شعبہ نے کہ جس شخص سے میں نے ایک حدیث لی ہے۔ میں اس کے پاس ایک سے زیادہ دفعہ پہونچا ہوں۔ اور جس سے دس حدیثیں نقل کی ہیں اس کے پاس دس سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں۔ اور جس سے سو حدیث پکڑی ہے سو سے زیادہ دفعہ اس کو ملا ہوں۔ سوائے حیان کوفی کے کہ اس سے میں نے حدیث پکڑی لیکن جب پھر میں اس کے پاس گیا۔ تو اس کو مرا ہوا پایا۔

کیوں مودی صاحب بجملہ آٹھ معتبر شہادت کو بھی اگر آپ نہ مانیں اور ہٹ دھری سے شعبہ کو وہمی جانیں تو تعجب کے بغیر کیا ہو سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

اخبار محمدی کے بعض مضامین پر ریویو

دہلی کے ایک اخبار محمدی نامی مولوی محمد جونا گڈہی کی اڈیٹری میں کوئی ڈیڑہ سال بھر سے نکلتا ہے۔ اخبار کیا ہے علوم وفنون کا ایک بہتا ہوا دریا ہے۔ اور اس کا اڈیٹر بھی ماشاء اللہ ہر فن میں طاق معلوم ہوتا ہے۔ بالخصوص شاعری اور عروض دانی میں تو وہ اپنا ثانی نہیں رکھتا

اسے حسنِ اتفاق کہوں یا کرشمۂ قدرت کہ اس کو نامہ نگار
بھی اس کے جوڑ ہی کے ملے ہوئے ہیں۔ مثل مشہور
ہے "شکر خورے کو خدا شکر دیتا ہے" اخبار مذکور کے
جس عنوان کو دیکھئے مضمون پڑھکر ایڈیٹر و نامہ نگار
دونوں کی قابلیت کے آگے سر جھکا دینا پڑے گا۔ نظم
کا حصہ پڑھئے۔ بدمذاقی و ناموزونی کا ایک طوفان
بے تمیزی بپا ہے۔ تحقیقات علمیہ پر ایک طفل مکتب
بھی ہنستا ہے۔ مسائل احناف پر جہاں گفتگو کی ہے
علمیت کے جامے سے باہر ہو گیا ہے۔ ضیافت طبع
کے لئے ایک مختصر انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔ پہلے نظم
کے حصہ کو لیجئے۔

(۱) یکم اپریل کے اخبار میں فضل میروپی صاحب
ترانہ سنج ہیں:۔

اپنا رونا ہے اسے شکوۂ احباب نہ سمجھیں
درد ملت ہے کسی فرد سے اصرار نہیں
ناخدا خود ہی لئے جاتے ہیں گرداب کی جانب
اس پہ کہتے ہیں کہ ناؤ سر منجدھار نہیں
اس میں پاؤگے تم احکام خدا اور ہدایت
از رہ حدت ہے یہ پرچہ فقط اخبار نہیں
نہ سہی فضل ترے سخن کا انداز لطیف
اپنا دکھڑا ہے فقط نظم یا اشعار نہیں

مضمون سے قطع نظر کیجئے۔ صرف وزن و ترکیب الفاظ
پر غور کیجئے۔ پہلے تین شعروں کے پہلے مصرعوں میں
ایک سبب حقیقت کی زیادتی ہے۔ اس نظم کا مطلع
یہ ہے ؎

بخت مسلم کا جگانا ابھی درکار نہیں
وہ ہے بیزار تو ہو قوم تو بیکار نہیں

دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ میں ناؤ باشباع
ضمہ ہمزہ باندھا گیا ہے۔ حالانکہ اصل لفظ ناؤ (بروزن
جاؤ) بدون اشباع ہے۔ سر منجدھار کی ترکیب اضافی
لاصاحب کی فارسی ہے۔ مقطع میں "سخن" بالکل
خام محض باندھا گیا ہے اور یہ محض غلط ہے۔ شاید ضرورت
شعری کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہے۔ مطلع جو ابھی نقل
کیا گیا ہے۔ اس کے قافیہ میں ایطا کا عیب ہے۔
ممکن ہے قافیہ تنگ ہو گیا ہو۔

(۲) ۵ مارچ میں ورد شیوپوری کی ایک نظم چھپی
ہے۔ اگرچہ اس کا ہر شعر انتخاب ہے۔ مگر پوری نظم کا
نقل کرنا باعث تطویل ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

فنا کے دورِ گردوں میں جو پس کر خاک ہو جائے
وہ خلاقِ جہاں خلاق اکبر ہو نہیں سکتا
جدھر دیکھو نظر آتی ہے صنعت قادرِ مطلق
وگرنہ انڈے سے بچہ برآور ہو نہیں سکتا
نئے علم و ہنر سائنس کی ہر جا دھوم سنتا ہوں
گری پتی نہ جٹ سکتی ہیں ششدر ہو نہیں سکتا
دلی جبتک رہا زندہ کہا مجبور بندہ ہوں
پس مردن وہ بندہ پرور ہو نہیں سکتا
نہیں درجہ ہے ولیوں کا بڑا نبیوں صحابوں سے
اگر یہ خیال ہے پھر اس سے بدتر ہو نہیں سکتا

خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں۔ ہر شعر غالب کی
رنگ کا ہے۔ شاعر کا شبدیز قلم بے لگام بھاگا جاتا
ہے۔ چوتھے شعر کے آخر مصرعہ میں ایک رکن کی
کمی ہے۔

(۳) ۱۵ جولائی کے پرچہ میں وہی فضل صاحب
نغمہ سنج ہیں ؎

جو قوم بڑھ رہی ہے میدانِ زندگی میں
پابند ہے وہ اکثر اس دین کے اک رُکَن کی
وہ کیا ہے میں بتاؤں اُخوَت ہے نام جسکا
خوبی ہے جو عزیزو وہ ہے اسی سخن کی
اے کاش مان لیتے مسلم نبی کے فرمان
کون مکان میں کٹتی کیا زندگی اَمَن کی

پہلے شعر میں رُکْن بسکون الکاف کو رُکَن بفتح الکاف
اور دوسری میں اُخُوّت بضم الخاء و تشدید الواؤ کو
اُخْوَت بسکون الخاء و تخفیف الواؤ اور تیسرے میں
اَمْن بسکون المیم کو اَمَن بفتح المیم استعمال کیا ہے
اور تعجب ہے کہ ایسی موٹی موٹی غلطیاں بھی ایڈیٹر
صاحب کو نظر نہیں آتیں۔

(۴) یکم اگست کے پرچہ میں عبرت سہسوانی
کی ایک نظم چھپی ہے۔ اس کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو ؎

ریزولیوشن خلاف گاندھی جنا پاس کرتے ہیں
یہ ہے کوشش آپ کی بیجا خطاب اجل و نصاری
سبحان اللہ یہ ہے رشتۂ اسلام کیا کہنا
مسلمان فرد واحد ہے وہ ترکی ہو یا تاتاری
جواب کلہ بہ کلہ دو تم اب تبلیغی خنجر سے
یہ شمشیر برہنہ ہے لگے زخم اس کا بھر کاری

مہربانی کرکے ایڈیٹر صاحب محمدی پہلے شعر کی
تقطیع فرمائیں۔ دوسرے کے دوسرے مصرعہ کی زبان
داد طلب ہے۔ اسی میں یا کا الف اور تیسرے شعر کے
پہلے مصرعہ میں جواب کا الف تقطیع سے گرتا ہے۔

(۵) یہی عبرت صاحب ۱۵ اگست کے پرچہ میں نغمہ
سرائی کرتے ہوئے ستاتا۔ بلاتا کا قافیہ دیتا اور چاہتا
باندھتے ہیں۔ لکھتے ہیں ؎

یہ کی ابتدا کس نے ستایا ہمیں کس نے
تمہیں انصاف سے کہہ دیں تم سے داد چاہتا ہوں
خریداری رکھو باقی نئے گاہک کرو پیدا
رہے یہ تا ابد قائم دعائیں دل سے دیتا ہوں

پہلے شعر کی تقطیع کی ضرورت ہے۔ اسی نظم کا ایک
مصرعہ ہے ع
"مساجد کو کرو آباد مطابق سنت ہو" اور ایک
مصرع "قنوت پنجوقتہ کا میں مسئلہ یاد دلاتا ہوں"
کوئی صاحب ان دونوں مصرعوں کی تقطیع فرمائیں

(۶) یہی سہسوانی بزرگ یکم مارچ کے پرچہ میں خامہ
فرسا ہیں ؎

پھر ہوئی ہے گرمجوشی پھر ہوئے ہم ایک دل
اب وابستہ ہر پیر و جواں ہو جائے گا

اس شعر کی تقطیع کی ضرورت ہے۔

(۷) یہی حضرت ۱۵ جمادی الاخری کے اخبار میں
مترنم ہیں ؎

کریں سب اتباع دل سے فلاح دارین میں پائیں
مسلمانو! کوئی تم سے بھی بہتر ہو نہیں سکتا
صراط المستقیم ہے رویۂ اہل سنت کا
بجز ذات نبی اور ان کا رہبر ہو نہیں سکتا
ادا گر حج بیت اللہ کو نہیں صاحب ثروت
بخل کرنے سے تو ظالم تونگر ہو نہیں سکتا
چلو احکام شریعت پر بصد ہے التجا منت
کبھی مشرک موحد کا برادر ہو نہیں سکتا

پھر اپنے شعروں کی اشاعت پر پھولے نہیں سماتے
اور فرماتے ہیں ؎

لا موقعہ سخنگوئی سے سنت کے جلانیکا
کوئی پرچہ بھی اس پرچہ سے بہتر ہو نہیں سکتا
مذاہب باطلہ کا رد ہے واللہ کیا کہنا
کہ عبرت ساز مانے میں سخنور ہو نہیں سکتا

آدپر کے چاروں شعر تقطیع طلب ہیں۔ تیسرے شعر کے اخیر مصرعہ میں تجل بسکون الجاء کو تحُل بضم الحاُ باندھا ہے۔ چھٹا شعر بھی تقطیع طلب ہے اور اس کے دونوں مصرعوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پر لطف یہ ہے کہ آپ اپنی شاعری پر نازاں ہیں ع

عجب تیری قدرت عجب تیرا کھیل

(۸) یکم جمادی الاخری کے اخبار میں عبرت صاحب فرماتے ہیں۔ ذیل کلام قابل داد ہے ؎

رحیم اور کریم ہے۔ غفور اور حلیم ہے
صغیرہ اور کبیرہ ہم اسی سے بخشواتے ہیں
مسلمانوں تمہیں مغلوب دشمن کر نہیں سکتے
فقط پابندی شریعت کی توجہ ہم دلاتے ہیں
جو نفیس خود ساختہ پر داختہ شرطیں وہ کہیں منظور
بہت افسوس ہے کہ اب وہ بھی چرلتے ہیں
الہٰی دور کردے فتنۂ ارتداد دنیا سے
تیری درگاہ میں اے مولا ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں

پہلے شعر کا پہلا اور دوسرے و تیسرے کا دوسرا مصرعہ اور چھٹا شعر پورا تقطیع سے گرتا ہے۔ بندش الفاظ اور مضمون آفرینی بھی سبحان اللہ۔ آپ کے یہاں اس قسم کی ترکیب اضافی (برچۂ سنت قصہ سنگہٹن) کی بڑی کثرت ہے*

(باقی آئندہ)

شد اللثام علی افواہ سفہاء الاحلام

ایک عجیب مباحثہ بین غیر مقلد و اہلسنتہ

(مرسلہ جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب مصطفیٰ آبادی)

واضح ہو کہ ۱۳۲۰ھ میں بعض غیر مقلدین و بعض علمائے سنت جماعت کے درمیان نماز وتر کے باب میں گفتگو ہوئی تھی۔ غیر مقلدین کہتے تھے کہ اہل سنت والجماعۃ جس طرح وتر تین رکعت اور دو قعدہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ وتر یا تو ایک رکعت پڑھنی چاہیئے یا تین رکعت ایک قعدہ کے ساتھ یعنی دو رکعت پر وتر میں قعدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اہل سنت والجماعۃ کی جانب سے اس کے جواب میں ایک قلمی تحریر ارسال کی گئی۔ غیر مقلدین نے اس کا جواب لکھا۔ پھر اس جانب سے جواب دیا گیا۔ غیر مقلدین ساکت ہو گئے۔ عمدۃ الافاضل زبدۃ الاماثل مولانا محمد عبدالغفار صاحب نے جو اس گروہ کے حق میں ذو الفقار علی کے مثل تھے۔ اس واقعہ کی خبر سنی آپ نے ایک رسالہ اس مسئلہ کے متعلق لکھکر طبع کرا کر شائع کردیا۔ اور اس کا نام "کشف الستر عن جلستی الوتر" رکھا۔ اس رسالہ میں علامہ موصوف نے اہل السنت والجماعۃ جس طرح وتر پڑھتے ہیں اس کے ثبوت میں آٹھ حدیثیں صحاح و حسان اور تین حدیثیں اس کے علاوہ تائیداً پیش کی ہیں اس کے علاوہ آثار صحابہؓ بلکہ جمہور صحابہ و تابعین کا اتفاق اس مسئلہ میں دکھلایا ہے۔ اور نہایت پُر زور تقریر سے تین رکعت وتر مع دو قعدہ کے ثابت کیا ہے جس کا جواب قریب پندرہ برس کے ہوا کسی فہیم منصف مزاج سے آج تک نہ ہو سکا۔ اس درمیان میں علامہ موصوف دنیا سے رحلت فرما گئے اب ایک صاحب نے اس رسالہ کی تردید میں قلم اٹھایا ہے۔ جسکو دیکھکر سخت حیرت و تعجب ہوا۔ کہ جب اہل علم کی تحریر کو نظر غائر سے دیکھنے کی لیاقت یا توفیق نہیں۔ تو ایسا شغل کیوں اختیار کیا گیا۔ مگر جب اعجاب کل امرء برائہ کی حدیث یاد آئی۔ تو خیال گذرا کہ اس زمانہ شر و فساد میں ایسے لوگوں سے جن کو ائمہ مجتہدین تو کیا خلفائے راشدین کے اتباع سے بھی عار ہے اور طعن و تشنیع کا ان حضرات پر بھی ان کا بوچھار ہے۔ جو کچھ بھی سرزد ہو بعید نہیں ہرچند یہ تحریر میں نے حسن النظر فی رد کشف الستر جس کے بعض اجزاء اخبار محمدی پرچہ ۱۳ و ۱۵ و ۲۱ میں طبع ہو چکے ہیں۔ قابل التفات نہیں تھی۔ لیکن عوام کو دہوکا سے بچانے کے لئے و نیز بعض احباب کے اصرار سے لکھنا مناسب سمجھ میں آیا۔ الآن نشرع فی المقصود و بعون اللہ المعبود وھو حسبی و نعم الوکیل۔

واضح ہو کہ اس تحریر کا نام شد اللثام علی افواہ سفہاء الاحلام ہے اور بجائے قولہ غیر مقلد و بجائے اقول المسنت والجماعت یا اہل السنۃ لکھا گیا ہے۔

غیر مقلد۔ اس میں شک نہیں کہ مثنیٰ مثنیٰ کے لفظ سے دو رکعت پر قعدہ مستفاد ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ۔ الحمد للہ آپنے قعدہ تسلیم کرلیا۔ ہٰذا ہو المقصود۔

غیر مقلد۔ مگر آپ نے قعدہ سے جو قعدہ بغیر تسلیم سمجھا محض غلط ہے۔

اہل السنۃ۔ جب لفظ مثنیٰ مثنیٰ میں بالصراحت تسلیم پر دلالت نہیں پائی جاتی اور مسلم شریف کی روایت میں ثم ینھض ولا یسلم ثم یقوم فیصلی التاسعۃ اور بخاری شریف میں ثم یصلی ثلثا و مسند احمد و ابو داؤد و معانی الآثار طحاوی میں باربع و ثلث و ست و ثلث و ثمان و ثلث و عشر و ثلث اور حاکم اور نسائی کی روایت میں لا یسلم فی رکعتی الوتر۔ و عبداللہ بن مسعود کی روایت میں ثم قعد ثم قام ولم یفصل بینھما بالسلام و دیگر روایت میں عدم تسلیم کی تصریح موجود ہے۔ پس اگر مؤلف مرحوم نے اس حدیث میں شفعہ اخیرہ بدون تسلیم و مع التسلیم دونوں قسم مانا ہے تو یہ کیوں غلط ہونے لگا۔ کیا آپ تین رکعت وتر بلا تسلیم کی احادیث تسلیم نہیں کرتے۔ اگر نہیں کرتے تو ان احادیث کے آپ تارک ٹھیرے اور اگر تسلیم کرتے ہیں تو اس حدیث میں شفعہ اخیرہ غیر منفصل من الرکعۃ الاخیرۃ مراد لینے اور دیگر احادیث صحیحہ مرفوعہ کے ساتھ منطبق کرنے سے آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ اور اس کی کیوں تغلیط کرتے ہیں۔

غیر مقلد۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ دہوکا و فریب ہے۔

اہل السنۃ۔ اولاً جب مؤلف رحمہ اللہ نے اس حدیث کو دیگر احادیث سے منطبق کرنے کے خیال سے شفعہ اخیرہ بدون تسلیم ارادہ کیا۔ تو یہ فریب کیونکر ہوا۔ کیا دل چیر کر دیکھا تھا؟

ثانیاً اس جملہ کے لکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ پر عمل نصیب نہیں۔ لیس المؤمن بالطعان و باللعان و لا الفاحش و لا البذی فرمان رسول نہیں سمجھتے۔ یا جان بوجھکر مخالفت کرتے ہیں۔

غیر مقلد۔ اس لئے کہ اگر مثنیٰ مثنیٰ سے مراد قعدہ بغیر تسلیم ہو۔ تو آپکو ماننا پڑیگا۔ کہ جملہ صلوٰۃ اللیل

ھن اذلہا الی آخرہا صرف ایک تسلیم سے ہو۔

اہل السنۃ۔ مؤلف رحمہ اللہ نے صفحہ میں جاکر لکھا ہے۔ ونیز متفق علیہ حدیث صلاۃ اللیل مثنی مثنی سے ہر شفعہ پر سلام پھیرنا ثابت ہے۔ مگر اس حدیث کے آخر میں تصریح ہے۔ کہ آپ نے ثامنہ میں سلام نہیں پھیرا۔ اس لئے اخیر شفعہ مخصوص ہو گیا کیونکہ نص کا نص معارض ہے۔ باقی تین شفعہ بحال خود منفصل باقی رہے۔ اس لئے کہ اس کا کوئی مزاحم نہیں"۔

کیا یہ تقریر آپ کے جواب کے لئے کافی نہیں؟

بیشک کافی ہے مگر آپ بلا ضرورت اینچ گاتے جاتے ہیں۔

غیر مقلد۔ قول الرجال آپکا دین و ایمان ہو چکا۔

اہل السنۃ۔ یعنی شوکانی و ابن حزم و نواب صدیق حسن و عبد اللہ جہاؤ کے اقوال کو ایسے زور سے دانتوں سے پکڑ رکھا ہے کہ ائمہ مجتہدین بلکہ خلفاء الراشدین و اجماعی مسائل متفقہ میں کی اتباع سے بھی گریز ہے۔ اس لئے گذارش ہے۔ آپ قول الرجال اپنا دین و ایمان نہ بنائیں۔

غیر مقلد۔ اس لئے کہ ابن عمر خود مثنی مثنی کی تفصیل بیان فرماتے ہیں۔

اہل السنۃ۔ مؤلف رحمہ اللہ کے قول اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول میں تعارض کہاں ہے آپ صفحہ کشف الستر کی عبارت جو اوپر منقول ہوئی ملاحظہ کریں۔ جو مؤلف رحمہ اللہ بھی شفعات اول میں مثنی مثنی سے تسلیم تسلیم کر رہے ہے فقط۔ اخیر شفعہ بوجہ تعارض کے بلا تسلیم و مع التسلیم دونوں ثابت کر رہا ہے۔ اور اپنے جی سے نہیں کہتا بلکہ علامہ حافظ ابن حجر رحمہ کے ساتھ اس اثبات میں متفق الرائے ہے۔ اور نیز عبارت بھی نقل کر دکھائی ہے۔ انہ لیس صریحاً فی الفصل فیحتمل ان یرید بقولہ صلی رکعۃ واحدۃ ای مضافۃ الی رکعتین۔ کیا آپ کے نزدیک لفظ کل واجمعون وغیرہ سے استثنا ناجائز ہے؟

(باقی آئندہ)

مسائل ضروریہ متعلق رمضان شریف

سحری میں دیر اور افطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے۔ مگر نہ اتنی کہ شک ہو جائے صبح کو شب کا مطلقاً ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے انتہائے سحری لکھدیتے ہیں۔ یہہ خلاف سنت ہے۔ اوقات روزہ و نماز میں عام جنتریاں غلط چھپتی ہیں۔ اُن پر اعتماد ناجائز ہے۔ ریل اور تار کی گھڑیاں بھی غلط ہو جاتی ہیں اور توپ اکثر غلط چلتی ہے۔ صحیح دہوپ گھڑی ہو تو بریلی میں ۱۲ بجے کے وقت جیبی گھڑی میں یہ وقت کریں جو نقشہ کے خانہ نصف النہار میں ہے۔

کلی ایسی کہ حلق کی جڑ تک مُنہ کے ہر پُرزے پر پانی بہہ جائے اور ناک میں ایسا کہ جہاں تک نرم بانسا ہے چڑھ جائے۔ وضو میں تو سنت موکدہ ہیں کہ ترک کی عادت سے گناہ ہی ہوگا۔ مگر غسل میں فرض ہیں کہ یہ نہ ہوں تو غسل ہی نہ ہو۔ نماز ہی باطل ہو۔ لہٰذا روزہ دار کو بھی ان سے چارہ نہیں۔ مگر روزہ دار انہیں باحتیاط بجا لائے۔ کہ مُنہ کا ہر پُرزہ اور ناک کا پورا نرم بانسہ دُھل جائے۔ اور پانی نہ حلق میں اترے نہ دماغ کو چڑھے۔ ہاں غرغرہ اور ساری ناک تک پانی چڑھانا غیر روزہ میں سنت ہے۔ روزہ میں نہیں۔ کلی کرنے میں حلق میں قطرہ اُتر جائے یا کسی اور سبب سے رمضان کا روزہ نہ رہے۔ تو دن بھر روزہ کی طرح رہنا واجب ہے۔ ہاں حیض و نفاس سے روزہ نہ رکھنے والی چھپ کر کھائے۔ لیکن روزہ میں حیض و نفاس آ جائے۔ تو اس دن وہ بھی نہ کھائی نہ پیئے۔

روزے کی حقیقت

دل، آنکھ، کان، ہاتھ، زبان سب کا روزہ ہے۔ نہ کہ مونہہ بند ہو اور اعضاء گناہوں میں مشغول۔ حُقہ کا دم لگا۔ کہ حواس میں فرق آجائے حرام ہے۔

اور رمضان مبارک میں اور سخت حرام۔

تراویح بیس رکعت ہر شب سنت موکدہ ہے اور ایک بار ان میں ختم بھی۔ بیستم سے چاند ہونے تک مسجد جماعت میں پورے عشرہ بھر کا اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ جو شہر میں کوئی نہ کرے تو سب پر الزام ہے۔

رویت ہلال میں خط یا تار یا افواہ بازار یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آ کر کہنا کہ وہاں چاند ہؤا اصلاً معتبر نہیں۔

صدقہ فطر ہر مالک نصاب پر واجب ہے اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۱۷۵ روپیہ اور اٹھنی بھر گندم یہی احسن ہے

اذان صبح منتہائے سحر سے آٹھ منٹ بعد ہو۔ ضحوہ کبرے وہ وقت ہے۔ کہ اس سے لیکر نصف النہار حقیقی تک نماز نہیں۔ رمضان یا روزہ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کرلے تو روزہ ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

وقت ریلوے دیاگیا ہے مگر جا بجا شہروں میں وقت مقامی ہے۔ یعنی خاص وہاں کا وقت۔ نہ ریلوے کہ عام ہند میں مروج ہے۔ بہر حال وقت کی صحت ضروری ہے۔ گھڑی کی خطا کا نقشہ ذمہ دار نہیں۔ شریعت میں رویت کا اعتبار ہے۔ جو واضح طور پہ ہو۔ یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔

از روئے قواعد امسال رمضان مبارک کی یکم یقیناً روز جمعہ ۲۷۔ مارچ ہے۔ اور ماہ مبارک ۲۹ روز کا ہے۔ روز شنبہ ۲۵۔ اپریل کو عید سعید بعون الحمید ہے۔ یہ سب بروئے قواعد ہے۔ اور مدار رویت و شہادت پہ ہے۔

روزہ و عید سب احکام شریعت ہیں۔ ان کو مطابق شریعت بجا لائیں۔ اپنے قیاسات کو دخل نہ دیں۔ در بارہ رویت خطوط یا تار کتنے ہی آئیں۔ اخبار جنتریاں کچھ ہی کہیں ان پر عمل حرام ہے۔

ان الحکم الا للہ جل و علا و علی حبیبہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ابداً۔

نقشہ اوقات سحری و افطار دوسرے طرف ملاحظہ ہو

بریلی شریف کے لئے رمضان مبارک ۱۳۴۳ھ کے جملہ اوقات روزہ ونماز

اوقات شب						اوقات روزہ											
[illegible]	[illegible]	عشاء حنفی ۷ بجکر		ختم سحری ۴ بجکر		[illegible]	[illegible]	طلوع آفتاب ۶ بجکر		ضحوہ کبری ۱۱ بجکر		نصف النہار ۱۲ بجکر		عصر حنفی ۴ بجکر		افطار ۶ بجکر	
		منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ			منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ	منٹ	سکنڈ
۱	۲۶ مارچ	۴۵	۱۹	۴۶	۱۸	۱	۲۷	۹	۳	۳۸	۴۱	۱۷	۵۱	۴۴	۲۵	۳۱	۴
۲	۲۷	״	۵۷	۴۵	۳	۲	۲۸	۷	۵۳	״	۲۱	״	۳۲	״	۴۱	״	۳۶
۳	۲۸	۴۶	۳۵	۴۳	۴۹	۳	۲۹	۶	۴۴	۳۷	۵۹	״	۱۳	״	۵۷	۳۲	۹
۴	۲۹	۴۷	۱۳	۴۲	۳۳	۴	۳۰	۵	۳۵	״	۳۸	۱۶	۵۵	۴۵	۱۳	״	۴۱
۵	۳۰	״	۵۲	۴۱	۱۸	۵	۳۱	۴	۲۶	״	۱۶	״	۳۷	״	۲۸	۳۳	۱۳
۶	۳۱	۴۸	۳۱	۴۰	۳	۶	یکم اپریل	۳	۱۸	۳۶	۵۵	״	۱۹	״	۴۳	״	۴۶
۷	یکم اپریل	۴۹	۱۰	۳۸	۴۷	۷	۲	۲	۹	״	۳۳	״	۱	״	۵۷	۳۴	۱۸
۸	۲	״	۴۹	۳۷	۳۱	۸	۳	۱	۱	״	۲	۱۵	۴۲	۴۶	۱۲	״	۵۰
۹	۳	۵۰	۲۹	۳۶	۱۹	۹	۴	۵ بجکر ۵۹	۵۲	۳۵	۵۰	״	۲۵	״	۲۶	۳۵	۲۳
۱۰	۴	۵۱	۱۰	۳۵	۰	۱۰	۵	۵۸	۴۵	״	۲۸	״	۸	״	۴۰	״	۵۵
۱۱	۵	״	۵۰	۳۳	۴۴	۱۱	۶	۵۷	۳۷	״	۷	۱۴	۵۰	״	۵۳	۳۶	۲۸
۱۲	۶	۵۲	۳۱	۳۲	۲۹	۱۲	۷	۵۶	۳۰	۳۳	۴۵	״	۳۳	۴۷	۷	۳۷	۰
۱۳	۷	۵۳	۱۲	۳۱	۱۳	۱۳	۸	۵۵	۲۴	״	۲۴	״	۱۶	״	۲۰	״	۳۳
۱۴	۸	״	۵۴	۲۹	۵۸	۱۴	۹	۵۴	۱۷	״	۲	۱۳	۵۹	״	۳۳	۳۸	۶
۱۵	۹	۵۴	۳۶	۲۸	۴۲	۱۵	۱۰	۵۳	۱۱	۳۳	۴۱	״	۴۳	״	۴۶	״	۳۹
۱۶	۱۰	۵۵	۱۸	۲۷	۲۷	۱۶	۱۱	۵۲	۵	״	۲۰	״	۲۷	״	۵۹	۳۹	۱۳
۱۷	۱۱	۵۶	۱	۲۶	۱۲	۱۷	۱۲	۵۱	۰	۳۲	۵۹	״	۱۱	۴۸	۱۲	״	۴۴
۱۸	۱۲	״	۴۴	۲۴	۵۷	۱۸	۱۳	۴۹	۵۶	״	۳۸	۱۲	۵۵	״	۲۵	۴۰	۱۷
۱۹	۱۳	۵۷	۲۸	۲۳	۴۳	۱۹	۱۴	۴۸	۵۱	״	۱۸	״	۳۹	״	۳۷	״	۵۱
۲۰	۱۴	۵۸	۱۷	۲۲	۲۸	۲۰	۱۵	۴۷	۴۸	۳۱	۵۷	״	۲۴	״	۵۰	۴۱	۲۵
۲۱	۱۵	״	۵۶	۲۱	۱۵	۲۱	۱۶	۴۶	۴۵	״	۳۷	״	۱۰	۴۹	۲	״	۵۸
۲۲	۱۶	۵۹	۴۱	۲۰	۱	۲۲	۱۷	۴۵	۴۳	״	۱۷	۱۱	۵۵	״	۱۴	۴۲	۳۲
۲۳	۱۷	۸ بجکر ۰	۲۲	۱۸	۴۸	۲۳	۱۸	۴۴	۴۱	۳۰	۵۸	״	۴۱	״	۲۷	۴۳	۶
۲۴	۱۸	۱	۳۰	۱۷	۳۵	۲۴	۱۹	۴۳	۴۰	״	۳۸	״	۲۷	״	۳۹	״	۴۰
۲۵	۱۹	״	۵۷	۱۶	۲۳	۲۵	۲۰	۴۲	۴۰	״	۱۹	״	۱۴	״	۵۱	۴۴	۱۴
۲۶	۲۰	۲	۴۳	۱۵	۱۱	۲۶	۲۱	۴۱	۴۰	״	۰	״	۱	۵۰	۳	״	۴۸
۲۷	۲۱	۳	۳۰	۱۴	۰	۲۷	۲۲	۴۰	۴۱	۲۹	۴۱	۱۰	۴۹	״	۱۵	۴۵	۲۲
۲۸	۲۲	۴	۱۷	۱۲	۴۸	۲۸	۲۳	۳۹	۴۲	״	۲۳	״	۳۷	״	۲۷	״	۵۶
۲۹	۲۳	۵	۴	۱۱	۳۸	۲۹	۲۴	۳۸	۴۵	״	۵	״	۲۵	״	۳۹	۴۶	۳۱

اوقات دیگر بلاد

(+) علامت جمع ہے یعنی وقت بریلی پر اتنے منٹ بڑھائیں۔ اور (−) علامت نفی ہے۔ یعنی وقت بریلی سے اتنے منٹ کم کریں۔ طول وعرض بلاد از منقول ہے۔ محاسب بھی خطا کرتے ہیں۔ پھر نقلوں مطبوعوں میں خطائے کاتبان تو کثیر ومعمول ہے۔ لہذا چاہئے کہ دو ایک دن صحیح گھڑیوں سے کہ چار بجے کے تار سے دفعتاً ملائی گئی ہوں۔ غروب کا مشاہدہ کرکے تفاوت دیکھ لیں۔

نام شہر	سحری	افطار
	منٹ	منٹ
سرکار اعظم اجمیر شریف نصف اول	+ ۲۱	+ ۱۸
״ دوم	+ ۲۲	+ ۱۷
سرکار مارہرہ شریف	+ ۳	+ ۳
آرہ نصف اول	− ۱۷	− ۲۲
״ ״ دوم	− ۱۵	− ۲۳
اٹاوہ	+ ۴	+ نصف
احمد آباد تا ۱۰ رمضان	+ ۳۳	+ ۲۵
״ از ۱۱-۲۰ ״	+ ۳۵	+ ۲۳
״ از ۲۱ ״	+ ۳۷	+ ۲۱
اعظم گڈھ نصف اول	− ۱۲	− ۱۶
״ ״ دوم	− ۱۰	− ۱۷
اکبر آباد (آگرہ)	+ ۰۷	+ ۳
ایٹہ	+ ۳	+ ۲
انبالہ	+ ۷	+ ۱۲
اودے پور نصف اول	+ ۲۷	+ ۲۱
״ ״ دوم	+ ۲۹	+ ۱۹
الہ آباد نصف اول	− ۶	− ۱۱
״ ״ دوم	− ۳	− ۱۲
امرت سر	+ ۱۳	+ ۲۰
بدایوں	+ ۱	+ ۱
بسولی	+ ۲	+ ۱
بیسل پور	− ۱	− ۱
بلند شہر	+ ۶	+ ۶
بستی	− ۱۵	− ۱۸
بلیا نصف اول	− ۱۵	− ۲۰
״ ״ دوم	− ۱۴	− ۲۱

نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار
...نارس نصف اول	منٹ -۱۰	منٹ -۱۵	جبلپور از ۱۱ رمضان	منٹ -۲۱	منٹ -۳۱	کلکتہ از ۱۱ رمضان	منٹ -۲۷	منٹ -۳۰
" " دوم	-۵	-۱۷	" از ۲۱ "	-۱۹	-۳۲	" از ۲۱ "	-۲۴	-۳۱
...بنور	+۳	+۵	چندوسی	+۱۲	+۱۲	گوالیار نصف اول	+۷	+۴
بھوپال تا ۱۰ رمضان	+۱۲	+۹	حسن پور	+۴	+۱۴	" " دوم	+۹	+۳
" از ۱۱ رمضان	+۱۵	+۴	دہلی	+۷	+۹	گونڈل تا ۱۰ رمضان	+۴۵	+۳۶
" از ۲۱ "	+۱۷	+۱۲	دھوراجی تا ۱۰ رمضان	+۵۰	+۳۶	" از ۱۱ رمضان	+۴۴	+۳۳
...یری جواہر پور	-۱	مطابق	" از ۱۱ "	+۴۷	+۳۴	" از ۲۱ "	+۴۹	+۳۳
...رائچ	-۷	-۹	" از ۲۱ "	+۵۰	+۳۲	گھوسی نصف اول	-۱۳	-۱۷
...چھپور نصف اول	-۲۶	-۳۱	دھام پور	+۲	+۴	" " دوم	-۱۳	-۱۸
" دوم	-۲۴	-۳۳	رام پور	+۲	+۱	گورکھپور نصف اول	-۱۳	-۱۶
...شریف نصف اول	-۲۰	-۲۶	رائے بریلی	-۴	-۷	" " دوم	-۱۲	-۱۷
" " دوم	-۱۸	-۲۷	رہتک	+۱۰	+۱۱	گنور	+۴	+۳
...ا دیپور	+۲۹	+۳۱	سہاور	+۱۳	+۲	گونڈا	-۵	-۱۱
...رہ بنکی	-۱۴	-۷	سیتا پور	-۱۳	-۵	لاہور	+۱۴	+۲۲
...بیدا تا ۱۰ رمضان	-۲۲	-۳۱	سلہٹ نصف اول	-۴۴	-۵۱	لکھنؤ	-۳	-۴
از ۱۱ رمضان	-۱۹	-۳۳	" " دوم	-۴۲	-۵۳	لکھیم پور کھیری	-۴	-۵
از ۲۱ رمضان	-۱۷	-۳۵	سانبھر	+۱۹	+۱۵	لودھیانہ	+۹	+۱۹
...یل بھیت	-۲	-۱	سنبھل	+۳	+۳	مرادآباد	+۱	+۲
...ور نصف اول	+۲۴	+۳۳	شاہجہانپور	-۲	-۲	میرٹھ	+۵	+۷
" دوم	+۲۱	+۳۶	شملہ پہاڑ	+۴	+۱۵	مظفر پور	-۲۰	-۲۵
	-۲	-۱	علی گڑھ	+۴	+۵	محمود آباد } ضلع سیتا پور	-۵	-۶
...پور تا ۱۰ رمضان	+۳	-۴	غازی پور نصف اول	-۱۳	-۱۸			
از ۱۱ رمضان	+۵	-۵	" دوم	-۱۲	-۱۹	نجیب آباد	+۲	+۵
از ۲۱ "	+۷	-۷	فرخ آباد	+۱	-۱	نینی تال	-۴	+۶
...جدچور تا ۱۰ رمضان	+۲۵	+۳۶	فیروزپور کیمپ	+۱۴	+۲۱	ہلدوانی منڈی	-۲	برابر
از ۱۱ "	+۲۶	+۳۴	کچھوچھہ و ٹانڈا	-۱۱	-۱۳	ہردوئی	-۱	-۳
از ۲۱ "	+۵۰	+۳۲	کانپور نصف اول	-۱	-۴	ہوڑہ تا ۱۰ رمضان	-۲۹	-۳۸
...پور	+۱۶	+۱۳	" " دوم	مطابق	-۵	" از ۱۱ "	-۲۷	-۳۹
...یا تا ۱۰ رمضان	-۲۲	-۲۹	کلکتہ تا ۱۰ رمضان	-۲۹	-۳۸	" از ۲۱ "	-۲۴	-۴۱

وہ چار شہر جن کے وقت مقامی دئے گئے ہیں

نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار	نام شہر	سحری	افطار
...ی تا ۱۰ رمضان	-۲	-۱۵	پوربندر تا ۱۰ رمضان	-۲	-۷	رنگون از ۲۱ رمضان	+۱۴	-۲۳
از ۱۱ رمضان	+۱	-۱۸	" از ۲۱ "	+ نصف منٹ	-۱۹	پونا تا ۱۰ رمضان	-۲	-۱۵
از ۲۱ "	+۴۴	-۲۱	رنگون تا ۱۰ رمضان	-۲	-۱۶	" از ۱۱ "	+۱	-۱۹
...بندر تا ۱۰ رمضان	-۴۰	-۴۳	" از ۱۱ "	+۳	-۲۰	" از ۲۱ "	+۵	-۴۲

...مرتبہ سید ایوب علی صاحب رضوی نائب ناظم و سید قناعت علی صاحب رضوی امین صدر دفتر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی

غلط فہمی نہ رہے!

مخلص مکرم حضرت حکیم صاحب زاد شوقہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف!

اخبار الفقیہ مؤرخہ ۲۸ فروری ۲۵ء کے صفحہ ۱ میں ایک مضمون "مدرسہ محمود المدارس مدنپورہ شہر بنارس کا عظیم الشان جلسہ" درج پایا۔ جو اشخاص اس میں درج ہیں اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو میں کہونگا۔ کہ یہ لوگ غیر مقلد اور وہابی و دیوبندی ہیں۔ اور سب غلافتی کیونکہ انہوں نے محمود حسن کے نام پر مدرسہ کا نام رکھا اور اس کو شیخ الہند کا خطاب دیا۔ اور آپ نے بھی اسکو شیخ الہند لکھا۔ جو پکا دیوبندی اور خداوند تعالےٰ کے جھوٹ بولنے پر مصر ہے اور اس نے اسی مضمون پر کتاب جہد المقل دو حصوں میں لکھی تھی۔ اس اشتہار کو دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ آپ نے اس اشتہار کو اپنے خالص سُنی اخبار میں درج فرمایا۔

میری طرف سے اظہار افسوس درج فرمائیں والسلام

فقیر فضل احمد عفا اللہ عنہ از فضل آباد۔ محمود اسپور

ایڈیٹر نیاز مند بوجہ کثرت مشاغل مضمون مذکور کو پڑھا نہیں سرسری نظر سے دیکھا۔ جناب کا گرامی نامہ آنے پر مکرر دیکھا۔ تو مجھے خود افسوس ہوا۔ مگر بے سود تھا بہرحال میں آپ سے کلی اتفاق رکھتا ہوں اور آئندہ اور زیادہ محتاط رہنے کی توقع رکھتا ہوں +

آل انڈیا سُنی کانفرنس کے شرکاء کے لئے کھانے کا انتظام

آل انڈیا سُنی کانفرنس مرادآباد کے مدعو مہمانان اور ممبران کے لئے تو انجمن اہلسنت وجماعت کیطرف قیام وطعام کا انتظام ہوگا۔ باقی جو حضرات جس بغرض شرکت تشریف لائیں گے اُن ہی آسائش کا انتظام سُنی ہوٹل نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ جو جلسہ گاہ کے متصل ہوگا۔ اور جس میں عمدہ کھانا بکفایت مل سکیگا۔ نرخنامہ منظور شدہ انجمن اہلسنت وجماعت عام آگاہی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

نرخنامہ

پلاؤ فی پلیٹ ۳ر	چاء فی کپ ار
زردہ فی پلیٹ ۲ر	توس فی عدد ۰ر
غ فی پیالہ ۴ر	توس فری پکاہوا ۲ر
دہ بکری فی پیالہ ۲ر	انڈا یواُبل ار
ہنری فی پکیٹ ار	لمینڈ فی بوتل ۲ر
یا شاہی فی عدد ۰ر	سوڈا فی بوتل ۲ر
ال فی پکیٹ ۰ر	نصف بوتل ار
پاتی فی عدد ۰ر	

(پراپرائٹر شوکت حسین سنی ہوٹل مرادآباد)

فتاویٰ

مسئلہ مرسلہ خریدار ۱۶۳۲

۱۔ ایک شخص کے ذمہ دس روپیہ ایک شخص کے چاہیئے
یں اور وہ بجائے دس روپیہ کے پندرہ روپیہ مانگتا
ہے۔ اور وہ دس روپیہ کسی کی معرفت بھیجتا ہے وہ
لینے سے انکار کرتا ہے یہانتک کہ وہ دعوے
کچہری میں کرتا ہے کچہری سے مقدمہ خارج ہوجاتا ہی
ب مدعا علیہ اس کا روپیہ ادا کرے یا نہیں؟ اگر
ادا کرے تو خرچہ مدعا علیہ کا عدالت میں ہوا ہے وہ
ٹ کردے یا اصل دس روپیہ دے؟

۲۔ جمعہ کے فرضوں کے بعد سنت چھ ادا کرے
آٹھ اور کیا نیت کرے؟

۳۔ ایک شخص کے سو روپیہ چاہیئے ہیں وہ
بجائے سو کے دس روپیہ مانگتا ہے اپنے حساب
ور یہ شخص نوے روپیہ دینے سے اسوقت قاصر
ہے تو کیا کرے؟ اُسے جتاتا ہے تو روپیہ دیتے
تے ہیں۔ اب کیا کرے۔

۴۔ عورت کے قریب جانے سے پہلے شہوت
سے جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ اگر کپڑے کو لگجائے۔
اس سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۵۔ کوئی شخص کسی بزرگ کے نام سے بکرا پالتا
۔ اور بر وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہے
اس کا گوشت کہانا کیسا ہے؟

جواب شخص مذکور پر واقعی جسقدر روپیہ آتے
ہوں وہ ادا کرکے عنداللہ بری الذمہ
ہو۔ کچہری کے فیصلہ کے بوجہ گنجائش نہ دینا یا اپنا خرچہ
مجرا لیکر بقیہ دینا ناجائز ہوگا۔ (۲) نماز جمعہ سے
پہلے اور بعد چار رکعت سنت موکدہ ہیں اور امام
ابی یوسفؒ کے نزدیک بعد چھ رکعات ہیں۔
لہذا اختلاف سے نکلنے کے لئے بہتر وافضل یہ ہے
کہ بعد نماز جمعہ پہلے چار سنتیں بیک سلام پڑھے پھر
دو پڑھے۔ (۳) شخص مذکور بقدر مطالبہ یعنی
دس روپیہ اس وقت ادا کردے اور بقیہ کے
بارے میں سکوت اختیار کرے، جب اس کے
پاس بقیہ روپیہ ہوجائیں تو عنداللہ بری الذمہ
ہونے کے لئے بقیہ ادا کردے۔ (۴) عورت سے
بوس وکنار کے وقت جو رطوبت یعنی مذی نکلتی
ہے۔ وہ نجس ہے۔ اگر درہم سے زائد کپڑے یا جسم
پر لگی ہو۔ تو اس کا دھونا پاک کرنا فرض ہوگا بغیر
دھوئے پاک کئے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر درہم یا اس
سے کم لگیگی۔ تو بغیر دھوئے بھی نماز ہوجائے گی
مگر کراہت سے خالی نہ ہوگی کہ درہم اور اس
سے کم کا دھونا مسنون ہے۔ (۵) اگر جانور
مذکور کو وقت ذبح اللہ کا نام لیکر ذبح کیا تو اس کا
گوشت حلال ہے۔ کہ محض کسی کے نامزد کردینے
سے جانور حرام نہیں ہوتا ہے تاوقتیکہ وقت ذبح
غیر اللہ کا نام اس پر نہ لیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(کتبہ فقیر حشمت علی بریلوی)

فضائل ماہِ شعبان المعظم

شعبان کے مہینہ کی حدیثوں میں بہت بڑی تفصیل
آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان
میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے چنانچہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مہینہ میں
بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینے کے روزہ
نہیں رکھتے تھے۔ پس جسطرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سب پیغمبروں سے افضل ہیں۔ اسی طرح آپکا
مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری
حدیث میں ہے۔ کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں
پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت
شعبان کی مانند میری بزرگی کی ہے سارے پیغمبروں پر
اور رمضان کی بزرگی مانند بزرگی خدا کے ہے ساری
مخلوق پر۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت
نوافل اور نماز روزے سے اس مہینہ کو آباد رکھیں
دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں وہ یہ ہیں:۔
شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں۔
ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ
اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نماز نفل
ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو پایا اس
نے ثواب حج اور عمرہ کا۔

اور آٹھ رکعت نفل ایک سلام کیساتھ ہدیہ فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا بھی اسی مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے۔
جو کوئی آٹھ رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے
اور ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ شریف
پڑھے۔ اور اس کا ثواب روح پرفتوح حضرت خاتون
جنت رضی اللہ عنہا کو بخشے اس کے حق میں سیدہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز قدم نہ رکھونگی
جنت میں جبتک کہ اس کی شفاعت نہ کرا لونگی۔

حجازیوں اور وہابیوں میں جنگ

فتی العرب لکھتا ہے کہ حجازیوں اور نجدیوں میں جنگ کی
حالت طول پکڑ گئی۔ کیونکہ جدہ کا فتح کرلینا آسان
کام نہیں۔ ابن سعود کے آباؤ اجداد بھی جدہ فتح نہ کرسکے
اور جنگ کا اختتام صرف جدہ کے لینے پر نہ ہوگا بلکہ حجازیوں نے
ارادہ کرلیا ہے کہ ایک ایک گز زمین پر جنگ کریں گے
مدینہ منورہ۔ رابغ معان وغیرہ پر حجازیوں کا قبضہ ہے۔ جدہ کے
قریب جنگ ہوجانے سے کیا عجب ہے کہ وہابیوں کی قوت ٹوٹ جائے۔

عراق میں وہابیوں کی شکست

عراق میں اشکیہ نامی ایک قصبہ ہے۔ جو نجف اشرف
سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کی ایک جماعت
نے حملہ کیا۔ قبائل بنو سلام اور الاعاجیت نے
مقابلہ کرکے ان کو وہاں سے بھگا دیا۔

بلغاریہ اور ترکوں میں اختلاف

بلغاریہ اور ترکی میں ان دنوں شکر رنجی ہوگئی ہے دونوں حکومتیں دوست تھیں مگر ایک امر کے باعث صورت معاملہ پیچیدہ ہوگئی۔ بلغاریہ والے کہتے ہیں کہ ترکوں نے یہ قید لگا دی ہے کہ کوئی بلغاری دو ماہ سے زاید ترکی میں نہ رہے۔ یہ قید نامناسب ہے ترک کہتے ہیں کہ ہم نے بلغاری رعایا کیساتھ کوئی بیجا معاملہ نہیں کیا۔ (الاہرام)

ایک عجیب وغریب خبر

حافظ محمد سعید صاحب قصبہ ارہرہ ضلع ایٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے عزیز ظہیر الدین کا لڑکا فدا حسن عمر سات سال ایک عرصہ سے اس مرض میں مبتلا تھا کہ غذا و دوا ہضم نہیں ہوتی تھی۔ فوراً قے ہوجاتی تھی پیٹ مثل شیشے کے چمکتا تھا۔ ایک حکیم صاحب نے علاج شروع کیا۔ ابتدا میں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار چند گولیاں کھلائی۔ ان کے کھانے سے قے ہوئی۔ تو ایک سانپ بچہ کے پیٹ سے نکلا۔ وہ سانپ پہلے گلے کے اندر کا بھر منہ میں آکر رکا۔ لڑکے نے خود ہاتھ سے پکڑ کر اس کو باہر کھینچ لیا۔ قریب نصف گھنٹہ تک لہراتا رہا۔ پھر مرگیا۔ سانپ آدہ گز لمبا اور سرخ تھا۔ اور جسم پر نیلی چتیاں تھیں۔ لڑکا بفضلہ تعالےٰ اب بالکل اچھا ہے۔

قیاس ہوتا ہے کہ کہیں پانی پینے میں یہ سانپ کا بچہ پیٹ میں چلا گیا۔ اور پرورش پاتا رہا۔

حجاز ریلوے پر وہابیوں کا حملہ

نجدیوں کی شکست فاش

فتی العرب ۱۰ رجب کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ وہابیوں کی ایک جماعت نے حجاز ریلوے کے اس حصہ پر جو مدینہ سے معان کی طرف جاتا ہے حملہ کیا اور ریل کی آمد و رفت کو روکدیا۔ ریلوے محافظ فوج سے ایک سخت معرکہ ہوا وہابی اکثر مقتول ہوئے اور افسر گرفتار ہوا۔ (افسوس یہ قتل باہمی ہو)

اہل شام کی جمعیت حجاز میں

نجدی اور وہابی فوجوں میں شرکت

فتی العرب رقمطراز ہے۔ کہ جنگ حجاز خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ نابلس اور قدس سے ایک ہزار اہل شام حجازی فوج میں شامل ہوگئے ہیں۔ کیونکہ وہ حکومت حجاز کو برحق جانتے ہیں۔ ان میں چند افسر بھی ہیں۔ جو پہلے ترکی فوج میں کام کر چکے ہیں نجدیوں کی فوج میں ایک سو اہل شام ہیں ایک دوسرے کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(کاش یہ جماعت باہم صلح ہی کرادے)

شاندار اسلامی کتب

ارتداد الوہابیین — فیض آباد کے ایک بازاری غیر مقلد کے رسالہ تکفیر المبتدعین کا دندان شکن جواب۔ اس کے اندر فرقہ باطلہ کا ذبہ ضالہ مضلہ مبتدعہ ناریہ کی اصلیت اور وہ مقدمات فوجداری جو مابین غیر مقلدین ہوئے معہ نام فریقین و تاریخ و فیصلہ ... و دفات شہر قصبہ وغیرہ درج ہے۔ اس کا ہر حنفی کے ...

تذکرۃ العلماء والمشائخ — ... میں قریباً سوا سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو ... پانچویں صدی ہجری میں دولت غزنویہ سے لیکر پندرھویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی مجالس کی وجہ سے فخر البلاد بنے تھے انکے علاوہ اخیر میں چند عالمہ عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اسمیں درج ہے قابل دید کتاب ہے۔ ۱۰ر

شفاء القلوب — مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد کریم صاحب۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول بندگان خدا کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے جو چلے سے اسوقت تک جاری ہے۔ اس میں احوال قبور اور موتی پر بھی ایک وسیع بحث کی گئی ہے۔ ۱۲ر

مولود شریف — مصنفہ عالی جناب مولانا مولوی محمد کریم صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ظاہر ہے۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے جو ایڈیٹر الہلال مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی۔ ۸ر

میلاد الرسول حصہ ہردو — حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب پر ملک کے زبردست اہل قلم کے مضامین نظم و نثر۔ ۶ر

الجرح علی البخاری حصہ اول — مؤلفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب دام فیضہم۔ اس میں علمائے احناف کے مضامین جرح بر کتاب بخاری جمع کئے گئے ہیں۔ ۸ر

انوار قدسیہ — حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ۔ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلوب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۱۲ر

کتاب الروح — اس کتاب کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔ روح انسانی کے متعلق بینظیر معلومات بہم پہونچا دئے گئے ہیں۔ ارواح کی گذشتہ آئندہ اور موجودہ حالات کا بیان۔ مصنفہ علامہ ادیب مصری ... ۱۲ر

تحفۃ الناظرین — یہ وہ نایاب کتاب ہے جسمیں غیر مقلدین کے تمام عقاید فاسدہ کا اظہار کر کے ان کے اقوال جو علمائے سابق کے نزدیک قابل تسلیم ہیں جوابات لکھے گئے ہیں۔ فاتحہ خلف الامام حیلہ زیارت مزارات مشاہدات مقامات مقدسہ حکم طواف بوسہ مولود شریف ندائے غیر اللہ بشرک بدعت وغیرہ وغیرہ میں گفتگو ہے۔ قیمت ۹ر

سماع موتی و استمداد — اسمیں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے۔ ۴ر

المعراج — اسمیں حضرت خواجہ دو عالم فخر انبیاء و اولیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمانی معراج کا ثبوت قرآن حدیث اور اقوال صحابہ و اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت کیساتھ اردو سلیس میں تحریر کیا گیا ہے موحدین تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔ ۱۲ر

پیر کا بکرا — مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر وغیرہ ... اور دو ... جو از روئے قرآن احادیث صحیحہ ... کیا گیا ہے ... ر

الفوز الکبیر اردو نحو میر — مولانا ابو المحامد احمد علی صاحب نحوی اعظمی نے کمال خوش سلیقی عام فہم انداز میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔ ۸ر

القول السدید فی اثبات التقلید — بحث تقلید میں بے نظیر ہے۔ ۳ر

اباطیل وہابیہ — ناظرین! اگر آپ کسی غیر مقلد وہابیہ شیعان علی کے عقائد کفریہ باطلہ کے دیکھنے کا شوق رکھتے ہوں تو اس مختصر رسالہ کو ضرور خریدیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ سے عقائد باطلہ سے بیزار ہو کر بکا موحد بنجاتا ہے۔ اگر آپ صدہا روپیہ خرچ کریں۔ تو بھی ایسی کتاب نہیں پا سکتے۔ نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کب اور کیسے اور کیونکر آیا۔ ابن عبد الوہاب نجدی جس کے یہ غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا؟ اس کا مختصر حال درج ہے۔ ۴ر

عربی بول چال — اس کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی مدد کے عمدہ عربی بول چال سیکھ سکتے ہیں۔ ۱۲ر

کرشمۂ قدرت — ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانۂ عبرت کا جواب جس میں علمائے احناف کا نام لیکر فراخدلی سے گالیاں دی گئی ہیں۔ اسکا جواب موسوم بہ کرشمۂ قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی۔ قابل دید۔ ۸ر

تصور پیر — اس میں تصور و سالک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر فیصلہ کن و مدلل بحث کی گئی ہے۔ ۴ر

معیار الحق — مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہلسنت ہے۔ ۶ر

تحفۃ الاتقیاء فی تفضیل البشر بعد الانبیاء — مصنفہ مولانا عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب کے افضل ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۵ر

رحمۃ للعالمین — رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ایڈیٹر اہلحدیث کا انکار اور اس کا جواب جس پر مستند دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں۔ ۵ر

ان کتابوں کے علاوہ دیگر مذہبی، علمی، ادبی اور تاریخی کتب ہم سے مل سکتی ہیں۔

پتہ:- مینجر "الفقیہ" امرتسر (پنجاب)